بسم اللہ الرحمن الرحیم

صبح آٹھ یا نو بجے نمازِ فجر پڑھنا

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

ایک شخص کی روزانہ فجر کی نماز قضا ہو، تو وہ صبح 8 یا 9 بجے اٹھ کر ادا کر سکتا ہے؟

جواب

نعوذ باللہ من ذالک! ایک وقت کی نماز بھی جان بوجھ کر بلا عذر شرعی قضا کر دینا سخت ناجائز و حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے، اور ایسا شخص سخت فاسق و فاجر ہے، اس پر لازم ہے کہ سچے دل سے توبہ کرکے نمازوں کو ان کے وقت پر ادا کرے، پوچھی گئی صورت میں اس شخص پر بھی لازم ہے کہ فجر کی نماز اس کے وقت پر ادا کرے، بلاوجہ شرعی نماز قضا کر دینا سخت ناجائز و حرام اور گناہ کا کام ہے، جس سے توبہ لازم ہے، البتہ! اگر فجر کی نماز قضا ہو گئی، جان بوجھ کر یا اس کے علاوہ، تو اب اس کی قضا فرض ہے، اور مکروہ و ممنوع اوقات (جن کی تفصیل نیچے آرہی ہے) کے علاوہ کسی بھی وقت، قضا کر سکتا ہے، پس سورج نکلنے کے بیس منٹ بعد اور ضحوہ کبری (زوال) کے وقت سے پہلے، اس سارے ٹائم میں قضا کر سکتا ہے، لہذا صبح 8 یا 9 بجے بھی قضا کر سکتا ہے، اور بلاوجہ شرعی قضا کی، تو اس سے توبہ بھی لازم ہے۔

اللہ تعالیٰ بے نمازیوں کی مذمت کرتے ہوئے فرماتا ہے: ﴿فَخَلَفَ مِنۡۢ بَعۡدِهِمۡ خَلۡفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَ اتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوۡفَ يَلۡقَوۡنَ غَيًّا﴾ ترجمہ کنزالایمان: تو ان کے بعد ان کی جگہ وہ ناخلف آئے جنہوں نے نمازیں گنوائیں (ضائع کیں) اور اپنی خواہشوں کے پیچھے ہوئے تو عنقریب وہ دوزخ میں غیّ کا جنگل پائیں گے۔ (پارہ 16، سورۃ مریم، آیت 59)

حدیث مبارک ہے "من ترک الصلاۃ متعمدا کتب اسمہ علی باب النار ممن یدخلھا" ترجمہ: جس نے قصداً نماز چھوڑی تو اس کا نام جہنم کے اس دروازے پر لکھ دیا جاتا ہے، جس سے وہ جہنم میں داخل ہوگا۔ (کنزالعمال، جلد 7، صفحہ 324، حدیث 19090، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت)

امام اہلسنت، امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "جس نے قصداً ایک وقت کی نماز چھوڑی، ہزاروں برس جہنم میں رہنے کا مستحق ہوا، جب تک توبہ نہ کرے اور اس کی قضا نہ کرلے، مسلمان اگر اُس کی زندگی میں اُسے یکلخت چھوڑ دیں اُس سے بات نہ کریں، اُس کے پاس نہ بیٹھیں، تو ضرور اس کا سزاوار ہے۔" (فتاوی رضویہ، جلد 9، صفحہ 159، 158، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

جن اوقات میں قضا مکروہ ہے، ان کے متعلق جزئیات و تفصیل:

صحیح بخاری و مسلم، مسند امام احمد، المعجم الاوسط اور دیگر کتبِ احادیث میں ہے (واللفظ للمعجم) ”ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن الصلاۃ فی ثلاث ساعات: عند طلوع الشمس حتی تطلع ونصف النھار وعند غروب الشمس“ ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے تین اوقات میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا: سورج طلوع ہونے کے وقت یہاں تک کہ (اچھی طرح) طلوع ہو جائے، نصف النہار (زوال کے وقت) اور غروبِ آفتاب کے وقت۔ (المعجم الاوسط للطبرانی، جلد 5، صفحہ 53، مطبوعہ: قاھرہ)

بدائع الصنائع میں ہے ”لیس للقضاء وقت معین بل جمیع الاوقات وقت له الا ثلاثة: وقت طلوع الشمس ووقت الزوال ووقت الغروب، فانه لا یجوز القضاء في هذه الاوقات“ ترجمہ: قضا نماز کے لیے کوئی وقت معین نہیں ہے، بلکہ تمام اوقات میں پڑھ سکتے ہیں، سوائے تین اوقات کے، یعنی طلوعِ شمس، زوال اور غروب آفتاب کے وقت، کہ ان اوقات میں قضا نماز پڑھنا جائز نہیں، جیسا کہ گزرا۔ (بدائع الصنائع، کتاب الصلوۃ، جلد 1، صفحہ 562، مطبوعہ: کوئٹہ)

خطبہ خواہ کسی کا بھی ہو، جب اس کے لیے امام منبر پر آجائے، تو اس وقت قضا نماز پڑھنا مکروہ و ممنوع ہے، البتہ! صاحب ترتیب کے لیے خطبہ جمعہ کے وقت قضا منع نہیں، فتح باب العنایہ میں ہے ”(تکرہ) ای الصلاۃ وسجدۃ التلاوۃ وصلاۃ الجنازۃ الا الفائتة لصاحب الترتیب (اذا خرج) ای صعد (الامام) المنبر (للخطبة) ای خطبة الجمعة او العیدین او الحج او الکسوف او الاستسقاء“ ترجمہ: جب امام خطبے کے لیے منبر پہ آجائے، تو نماز، سجدہ تلاوت اور نمازِ جنازہ ادا کرنا مکروہ ہے، مگر صاحبِ ترتیب کے لیے فوت شدہ نماز پڑھنا مکروہ نہیں، خطبہ جمعہ کا ہو یا عیدین کا یا پھر حج کا یا نمازِ کسوف یا نمازِ استسقاء کا ہو۔ (فتح باب العنایہ، کتاب الصلوۃ، جلد 1، صفحہ 192، مطبوعہ: کراچی)

فرض نماز کا وقت تنگ ہو، تو اس وقت قضا نماز پڑھنا مکروہ و ممنوع ہے چنانچہ در مختار اور رد المحتار میں ہے ”(یکرہ غیر المکتوبة عند ضیق الوقت) اي المکتوبة الوقتیة، فشملت الکراھة النفل والواجب والفائتة ولو کان بینھا وبین الوقتیة ترتیب“ ترجمہ: وقت میں تنگی ہو تو غیر فرض کی ادائیگی مکروہ ہے، یہاں فرض سے مراد وقتی فرض نماز ہے اور یہ کراہت نفل، واجب، قضا کو بھی شامل ہے، اگرچہ قضا اور وقتی فرض کے درمیان ترتیب والا معاملہ ہو۔ (در مختار مع رد المحتار، کتاب الصلوۃ، جلد 2، صفحہ 50، مطبوعہ: کوئٹہ)

بہار شریعت میں ہے ”عین خطبہ کے وقت اگرچہ پہلا ہو یا دوسرا اور جمعہ کا ہو یا خطبۂ عیدین یا کسوف و استسقا و حج و نکاح کا ہو، ہر نماز حتی کہ قضا بھی ناجائز ہے، مگر صاحب ترتیب کے لیے خطبہ جمعہ کے وقت قضا کی اجازت ہے فرض کا وقت تنگ ہو، تو ہر نماز یہاں تک کہ سنت فجر و ظہر مکروہ ہے۔“ (بہار شریعت، حصہ 3، جلد 1، صفحہ 456، 457، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد حسان عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-5427

تاریخ اجراء: 05 ربیع الآخر 1448ھ/17 ستمبر 2026ء